REGD. NO. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم جمعہ

فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابق) ۱۰ نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵ ۱۳ امان ۱۳۴۰ ہش ۳۱ مارچ ۱۹۶۱ء نمبر ۷۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۳۰ مارچ بوقت دس بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں

پاکستان اور بھارت کے درمیان اشیاء کی نقل و حمل کیلئے مزید سہولتیں مہیا کی جائینگی

تجارتی سمجھوتے کے چھ روزہ جائزہ کے اختتام پر مشترکہ اعلان

نئی دہلی ۳۰ مارچ۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان گزشتہ سال کے تجارتی سمجھوتے کے چھ روزہ جائزہ کے اختتام پر ایک مشترکہ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان تجارت بڑھانے کے پیش نظر اشیاء کی مزید نقل و حمل کی سہولتیں مہیا کرنے کے لئے اقدامات پر سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ پاکستان اور بھارت کے وفود کے درمیان یہ بات چیت ۲۲ مارچ سے ہو رہی تھی۔ اجلاس میں جن امور پر اتفاق ہوا ہے۔ ان کے مطابق معاہدے کے پہلے سال میں اشیاء کی تجارت مقررہ مالیت سے کم ہوئی تھی۔ اس کی باقی ماندہ مالیت سال کی تجارتی اشیاء کی مالیت میں شامل کر لی جائیگی لیکن اس کا اطلاق مویشیوں پر نہیں ہوگا۔

واضح رہے کہ سنہ ۱۹۶۰ء کے دوران میں بھارت نے پاکستان کو اڑھائی کروڑ روپے کی اشیاء درآمد کیں۔ اس بات چیت میں پاکستانی وفد کی قیادت مسٹر آئی۔ اے خان نے کی۔

حضرت سیدہ اُمّ متین صاحبہ کی صحت کیلئے دعا کی تحریک

احباب جماعت التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ اُم متین صاحبہ کو جن کا پچھلے دنوں لاہور میں اپریشن ہوا ہے اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

مغربی پاکستان میں زرعی ترقی کیلئے ۱۱½ کروڑ روپے کی سکیمیں

۷۵ لاکھ روپے کی لاگت سے لاہور میں دودھ کی سپلائی کا انتظام کیا جائیگا

لاہور ۳۰ مارچ۔ مرکزی ترقیاتی ورکنگ پارٹی نے کل مغربی پاکستان میں زراعت کے شعبے میں گیارہ کروڑ ۶۱ لاکھ ۷۸ ہزار روپے کی مالیت کی ۱۸ سکیمیں منظور کیں۔ ان میں لاہور میں دودھ کی سکیم بھی شامل ہے جس پر اندازاً ۷۴ لاکھ ۹۷ ہزار روپے خرچ کئے جائیں گے۔ اس سکیم کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ ضرورتمند بچوں زچہ و بچہ اور کم آمدنی والے لوگوں کو مفت یا سستے داموں دودھ مہیا کیا جائے۔ اس سکیم کے لئے اقوام متحدہ کے بچوں کا ہنگامی فنڈ ۲۷ لاکھ ۲۵ ہزار روپے کے خرچ سے زرعی انفارمیشن سروس قائم کریگا۔ مغربی پاکستان میں ڈپوؤں کے ذریعہ تخمی گندم اور بنولہ کی فراہمی اور اسے کاشتکاروں میں تقسیم کرنے کے متعلق ایک سکیم بھی منظور کی گئی جس پر اندازاً ایک کروڑ ۸۵ لاکھ ۶۰ ہزار روپے خرچ کئے جائیں گے۔

۲۲ ایکڑ رقبہ میں قائم کی جائے گی۔ اور کارخانہ کی ضرورت کا گنا مل کے علاقہ میں کاشت کیا جائیگا وزیر داخلہ نے بتایا کہ اب پاکستان ایک لاکھ اسی ہزار ٹن چینی سالانہ تیار کر رہا ہے۔ اور موجودہ ضرورت تین لاکھ ٹن ہے۔ آئندہ پانچ سالہ منصوبہ کے تحت پاکستان میں چینی کی پیداوار کی زیادہ سے زیادہ حد ۳ لاکھ ٹن سے بڑھا کر ۵ لاکھ ٹن کر دی گئی ہے۔

ٹانگانیکا ۲۸ دسمبر کو آزاد ہو جائیگا

لنڈن ۳۰ مارچ۔ برطانوی وزیر نوآبادیات مسٹر میکلوڈ نے ٹانگانیکا ریڈیو سے ایک نشری تقریر میں اعلان کیا کہ ٹانگانیکا جو افریقہ میں برطانیہ کا زیر حفاظت علاقہ ہے۔ امسال ۲۸ دسمبر کو مکمل طور پر آزاد ہو جائے گا۔ مسٹر میکلوڈ نے کہا ٹانگانیکا میں اس سال مئی میں مکمل داخلی حکومت قائم کر دی جائے گی۔ برطانوی وزیر نوآبادیات پچھلے دنوں ٹانگانیکا میں اس ملک کی آزادی کی تاریخ متعین کرنے کے متعلق ٹانگانیکا کے لیڈروں سے آئینی بات چیت کر رہے تھے۔

بھارتی فوج میں وسیع بے اطمینانی پھیل رہی ہے

نئی دہلی ۳۰ مارچ۔ بھارتی اخبارات نے اس ہفتے بھارت کی بری فوج خصوصاً فوجی افسروں میں وسیع پیمانے پر بے دلی بے اطمینانی اور پست حوصلگی پر تبصرے کئے ہیں۔ بمبئی کے ایک انگریزی روزنامہ انڈین ایکسپریس کے فوجی نامہ نگار نے انکشاف کیا ہے کہ آرمی کے زیادہ اعلیٰ افسروں میں حق تلفی کی بناء پر بے دلی پیدا ہو رہی ہے۔ مضمون میں کہا گیا ہے کہ حق تلفی کی ایک حالیہ مثال آرمی کے نئے چیف آف سٹاف کا تقرر ہے۔ جو اس اہم قومی شعبہ میں بے دلی کا باعث ہو سکتا ہے۔

چینی کے دس نئے کارخانوں کے لئے قرضہ کی بات چیت

چٹاگانگ ۳۰ مارچ۔ وزیر داخلہ مسٹر ذاکر حسین نے ایک ملاقات میں بتایا کہ پاکستان میں چینی کے دس نئے کارخانے قائم کرنے کے لئے مغربی جرمنی کی حکومت سے قرض حاصل کرنے کی بات چیت ہو رہی ہے۔ آپ نے کہا آئندہ ہر نئی مل دس ہزار

ضروری اطلاع

مکرم میجر عارف زمان صاحب ناظر امور عامہ ۲۷/۳/۶۱ سے ایک ماہ کی رخصت پر تشریف لے گئے ہیں۔ اسی عرصہ میں سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اپنے عہدہ (ناظر امور خارجہ) کے علاوہ قائمقام ناظر امور عامہ کے طور پر بھی خدمات سلسلہ عالیہ سرانجام دیں گے۔ ناظر اعلیٰ

ایک ضروری تحریک عارضی وقف

عہدہ داران جماعت احمدیہ اور نمائندگان مشاورت کے علم میں ہے کہ اس دفعہ شوریٰ میں تحریک کی گئی تھی کہ جو احباب مستقل طور پر زندگی وقف نہیں کر سکتے۔ وہ ایک معین عرصہ کے لئے (جو تین سال سے کم نہ ہو) اپنی خدمات پیش کریں۔ اس وقت ایسے احباب کی ضرورت ہے جو انگریزی عربی فرانسیسی یا کوئی اور غیر ملکی زبان جانتے ہوں۔ اور دینی معلومات اس قدر رکھتے ہوں کہ غیر ممالک میں اصلاح و ارشاد کا کام کر سکیں۔ جو احباب اپنے آپ کو پیش کرنا چاہیں وہ وکالت دیوان کو اپنے کوائف سے مطلع کریں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۶۱ء

تبلیغ اسلام کے متعلق گذشتہ بزرگوں کی مساعی
اور
جماعت احمدیہ

ایک وقت تھا کہ اسلام کا ہر ایک فرزند اپنی ذات میں ایک مبلغ ہوتا تھا۔ نہ صرف وہ اپنے خاندان اپنے ہمسائیوں اپنے دوستوں کے لئے دین کا ایک نمونہ ہوتا تھا بلکہ اکثر دور دور ملکوں میں جا کر جہاں ان کے لئے کوئی سہولت کے سامان نہیں ہوتے تھے محض اپنے مرشد کے کہنے سے بے سروسامان تبلیغی ادارے قائم کرتے تھے۔ نہ وہ حکومت سے مدد لیتے تھے اور نہ کسی قسم کے اور سامان مہیا کرتے تھے صرف ان کی اپنی واحد ذات ہوتی تھی وہ کسی غیر آباد جگہ میں ڈیرہ لگا دیتے تھے اور اپنی روحانی قوت کی کشش سے ہزاروں لوگوں کو اللہ تعالےٰ کا پیغام سنانے میں کامیاب ہو جاتے تھے۔

ان مبلغین کے جہاں اب مزار ہیں اور جہاں ہر برس بڑے بڑے میلے لگتے ہیں۔ پہلے اجاڑ بیابان ہوتے تھے مگر جب یہ مبلغین وہاں ڈیرہ ڈالتے وہی ویرانے آباد ہو جاتے۔ مسجد بن جاتی اور لوگ کھچے کھچے چلے آتے اور ایک بستی رونما ہو جاتی جہاں ایک مسلمان بھی نہ ہوتا وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلمان ہی مسلمان نظر آتے۔ ہندوستان۔ چین۔ انڈونیشیا۔ ملایا وغیرہ میں اسلام اسی طرح پھیلا ہے کہ ایک من چلا درویش بغیر کسی سہارے کے تن تنہا ان جگہوں میں پہنچ گیا۔ اور وہاں سے اسی وقت ہلا جب وہاں اس کا مزار بن گیا۔

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے مشرق وسطیٰ میں سے عیسائیت کا نام ونشان مٹا دیا یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہندوستان کے دشت زاروں اور افریقہ کے صحراؤں میں اللہ تعالےٰ کا نام بلند کیا۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے جزائر میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام پہنچایا۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے بادشاہوں کی دستی دعوتوں کا جواب نہایت بے اعتنائی سے دیا اور دولتمندوں کی زرپاش تھیلیوں کو دیکھنا بھی پسند نہ کیا۔ ان کا سامان اندوختہ اور زاد سفر زیادہ سے زیادہ ایک لمبا کرتہ اور ایک گدڑی ہوتی تھی۔ مٹی کا ایک پیالہ اور مٹی کی ایک رکابی اور بس۔ لیکن چند ہی دنوں میں ہر ہر ہو جاتی۔ لنگر کھل جاتے اور روحانیت کے پیاسے۔ گندم۔ آٹا۔ دودھ۔ مکھن لیکر آتے اور ان کے قدموں پر نثار کر دیتے

یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے وقت میں لاکھوں کروڑوں بت پرستوں سے بت پرستی چھڑا دی اور ان کو واحدنیت کا شیفتہ اور محمد رسول اللہ کا فریفتہ بنا دیا۔ بے شک ان لوگوں کی تبلیغی سرگرمیوں میں بظاہر کوئی تنظیم نظر نہیں آتی لیکن یہ خیال درست نہیں۔ یہ لوگ بھی ایک تنظیم کے ماتحت ہی کام کرتے تھے مگر ان کی تنظیم باطنی ہوتی تھی۔ اللہ تعالےٰ کا ایک بندہ کئی کئی درویشوں کی تعلیم و تربیت کرتا اور پھر ان کو اپنے روحانی وجدان کے زیر اثر موزوں علاقوں میں بھیج دیتا اور ان کو صرف عشق اور والہیت کے سامان ہی مہیا کرتا۔ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ اور ہزاروں اسی قسم کے درویشوں کی داستان ایک ہی قسم کی ہے۔

یہ لوگ کوئی ان پڑھ اور نیم خواندہ نہیں ہوتے تھے بلکہ دینی علم کے پورے ماہر ہوتے تھے وہ خالی خولی طریقت کے ڈھونگ نہیں رچاتے تھے بلکہ شریعت کے ذرا ذرا سے احکام کی پابندی ان کا شیوہ ہوتا تھا البتہ وہ شریعت کے صرف ڈھانچے اور چھلکا سے نہیں چمٹے رہتے تھے بلکہ دین کی روح سے بھرپور ہوتے تھے۔ وہ وعظ و تلقین کرتے تھے۔ مگر ان کے وعظوں اور تلقین میں زندگی ہوتی تھی۔ وہ جب آیات اللہ پڑھتے تھے تو فضا تھرتھرانے لگتی تھی۔ وہ ایک سلسلہ سے وابستہ ہوتے تھے۔ اور اپنے مرشد کے نام پر بیعتیں لیتے تھے اور اپنے خلفاء مقرر کرتے تھے جو دوسرے علاقوں میں جا کر اپنے چراغ سے دوسرے چراغ روشن کرتے تھے۔

اس طرح اس اولین زمانہ اسلام میں ایک سلسلہ تبلیغ واشاعت دین دور دور تک پھیلتا چلا جاتا تھا۔ آج جو ہم چین جزائر۔ ہندوستان مشرق وسطیٰ اور مغرب میں اسلام کے چراغ جلتے ہوئے دیکھتے ہیں یہ انہی درویشوں کی پھیلائی ہوئی روشنیاں ہیں یہ تو وہ فریق تھا جس نے دنیا میں حقیقی اسلام پھیلایا۔ ان کے ساتھ ایک اور گروہ تھا جو علما کا گروہ کہنا چاہیئے۔ انہوں نے تفسیر اور فقہ اور حدیث کی تدوین کی طرف توجہ مبذول کی۔ اور اسلامی شریعت کی باریکیوں کو اجاگر کیا۔ ان کی بھی ایک تنظیم تھی۔ ان کی طفیل عالم اسلام میں بڑی بڑی درسگاہیں کھل گئیں جن میں معقولی اور منقولی تعلیم کا بندوبست ہوتا تھا۔

الغرض اسلام کے مبلغین کی یہ دو تنظیمیں متوازی چلی آئی ہیں۔ ان دونوں میں خط فاصل اگرچہ کھینچنا مشکل ہے تاہم دونوں کے آثار جدا جدا نظر آتے ہیں۔ بعض باتوں میں دونوں باہم الجھتے ہوئے بھی نظر آتے ہیں۔ یہ دونوں تنظیمیں دیر تک فعال رہیں مگر امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ ان میں بھی زوال آنا شروع ہو گیا۔ دونوں طرف بہت سے ظاہر پرست لوگ داخل ہو گئے۔ اور ہوتے ہوتے ان کی اتنی کثرت ہوئی کہ حقیقی کام کرنے والے انکے گرد و غبار میں گم ہو گئے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے وعدہ کے مطابق تجدید و احیائے دین کے لئے مجددین پیدا کرتا رہا جو اپنے اپنے زمانہ میں مصنوعی صوفیا اور مصنوعی علماء کی ڈالی ہوئی غلطیوں کو صاف کرتے رہے اور اسلام کے چشمہ صافی کی طرف رہنمائی کرتے رہے لیکن بڑھتی ہوئی بے علمی اور ذوق و شوق کے فقدان کی وجہ سے ان کی مخالفتیں ہوتی رہیں۔ بیرونی مشرکانہ اور بت پرستانہ اثرات کی وجہ سے جو گند گیاں بادشاہوں کی جاہ پرستی اور دنیاوی ہوس نے عام کر دیں۔ ان کا قلع قمع ہوتا رہا۔ پھر بھی ان لوگوں کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ علمائے حق کی کوششوں سے جو لوگ اسلام کے حلقے میں داخل ہو رہے تھے دنیا پرستوں نے ان سے ناجائز فائدے اٹھائے اور ان کی دینی غیرت کو ابھار کر اپنی سلطنتوں کی بنیادیں استوار کرنے کا کام ان سے لیا۔ ایسے جاہ پرست بادشاہوں کو ایسے لوگ بھی ملنے لگے۔ جو دولت کے عوض میں اپنا علم و فضل بیچنے کے لئے تیار رہتے اور جو علمائے حق کو درباروں سے سزائیں دلوا کر ان کے اثر کو زائل کرنے کی کوشش کرتے۔

الغرض ایسے لوگ پیدا ہو گئے اور کثرت سے پیدا ہو گئے جنہوں نے طریقت اور شریعت دونوں کو ایک کھیل بنا دیا۔ ایسے ایسے وظیفے اور چلے ایجاد کئے جن سے ہندو سادھو بھی شرمندہ ہو جائیں۔ دوسری طرف اہل علم کہلانے والے حضرات نے فقہ میں ہندی کی چندی نکالنی شروع کی اور ایک سیدھے سادھے دین کو گورکھ دھندا بنا کر رکھ دیا۔ آج نئے علوم و فنون کی وجہ سے دنیا کے طریقے بدل گئے ہیں۔ اور اسلام کے پرانے ادارے بے اثر ہو گئے ہیں۔ ان پر جمود طاری ہے وہ اپنے آپ کو بالکل کھوئے ہوئے پاتے ہیں۔ مدارس میں وہی صدیوں کی پرانی منطق پڑھائی جاتی ہے۔ اور یونانی فلسفہ کی قدیم کتب ہیں جن کو پڑھایا جاتا ہے۔ آج سائنس اور فلسفہ نے ان تمام پرانی باتوں پر پانی پھیر دیا ہے لیکن ہمارے مکاتب اسی لکیر کو پیٹتے چلے جاتے ہیں۔ دوسری طرف صوفیا اپنا صدق کھو چکے ہیں ان کے اللہ ھو کا نعرہ کھوکھلا ہو چکا ہے۔

اس سے اسلامی ملکوں میں عجیب بے چینی کا عالم رونما ہے۔ ایک طرف تو تعلیم یافتہ ہیں جو مغربی علوم اور مغربی معاشرہ میں پروان چڑھتے ہیں اور دوسری طرف قدیم علوم کے وہ ماہرین ہیں جن کو علم نہیں کہ وہ منقولی علوم جو کبھی علمیت فائقہ کا نشان ہوتے تھے اب متروک ہو چکے ہیں۔ دنیا ایک نئے مادیاتی دور کی سرمستیوں میں ڈوب گئی ہے اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ایک خود ساختہ مصلح اٹھتا ہے اور وہ اسلام سیاست ہے کا نعرہ بلند کرتا ہے۔ اور دوسرا کوئی اور نظریہ پیش کرتا ہے اور اسلام کو خودی اور خود شعوری کا فلسفہ بیان کرتا ہے ایک تیسرا اسلام کو اشتراکیت کا علمبردار بناتا ہے۔ الغرض جتنے منہ اتنی باتیں۔

عالم اسلام کی اس افراتفری کو دیکھ کر اللہ تعالےٰ کس طرح خاموش رہ سکتا تھا۔ اس نے شروع ہی سے قرآن کریم میں تجدید و احیائے دین کا پروگرام بنا دیا ہے۔ اسلئے آج جبکہ بحر و بر میں فساد برپا ہو چکا ہے اسنے اپنے وعدہ کے مطابق ایک شخص کو مبعوث فرمایا جس نے اللہ تعالےٰ کی ہدایت کے مطابق ایک فعال جماعت کھڑی کی ہے جو دنیا میں چاروں طرف اولیں درویشوں کی طرح بے سروسامانی پھیل گئی ہے اور اسلام کا پیغام پہنچا رہی ہے یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت ہے جو اسی ولولہ اور ذوق و شوق سے اٹھی ہے جو ان درویش مبلغین اسلام کے سینوں میں تھا۔

درخواست دعا

میرے بہنوئی چوہدری محمد کرامت اللہ صاحب کراچی کا ٹیومر کا اپریشن لندن میں ہوا ہے۔ احباب جماعت دعا فرما دیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں جلد از جلد صحت عطا فرمائے۔

ملک بشارت احمد
مینیجر نصرت آرٹ پریس ربوہ

تقویٰ اللہ اور اس کے حصول کے ذرائع

تقریر محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء

(۲)

اب ہم دیکھتے ہیں کہ تقوےٰ کس طرح حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں :-

انّما یخشی اللہ من عبادہ العلمٰؤا

(فاطر آیت ۲۹) سوائے اس کے نہیں کہ اللہ سے ڈرتے ہیں اس کے بندوں میں سے علماءؔ یعنی خشیت الٰہی جس کا دوسرا نام تقوےٰ ہے۔ علم سے پیدا ہوتی ہے۔ اس جگہ علم سے مراد صرف اور نحو ـ منطق اور فلسفہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کا علم ہے اصل علم اللہ تعالےٰ کی ذات اور صفات کا علم ہی ہے۔ اگرچہ باقی علوم اس علم کے حاصل کرنے میں ممد ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی ذات اور صفات۔ اس کی عظمت اور قدرت اس کے حسن اور احسان کا علم اور معرفت حاصل ہونے سے ہی تقوےٰ پیدا ہوتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم امّی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس حقیقی علم سے آراستہ کیا تھا چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

علّمک ما لم تکن تعلم و کان فضل اللہ علیک عظیما (نسآء ۱۱۴)

یعنی اللہ تعالےٰ نے تجھے وہ علم سکھایا جو تو نہیں جانتا تھا۔ اور اس نے تجھ پر بڑا فضل فرمایا۔ اس علم میں زیادتی اور ترقی کے لئے اللہ نے آپ کو یہ دعا بھی سکھائی

و قل رب زدنی علما (طٰہٰ ۱۱۹)

اے میرے رب تو مجھے اپنی عظمت اور صفات کا علم عطا فرما۔ اس علم کا نام اللہ تعالےٰ نے حکمت بھی رکھا ہے۔ فرماتا ہے۔

یؤتی الحکمۃ و من یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیراً کثیراً (بقرہ ۲۷۰)

یعنی اللہ تعالےٰ جس کو چاہتا ہے حکمت دیتا ہے اور جسے حکمت دی گئی اسے بہت بڑی خیر دی گئی۔ غرض علم اور حکمت کو اللہ تعالےٰ نے خشیت الٰہی پیدا کرنے کا یا دوسرے الفاظ میں تقوےٰ کا ذریعہ قرار دیا ہے اس علم اور حکمت کا خزانہ خدا تعالےٰ کا کلام قرآن کریم ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ کی صفات اس کی توحید۔ اس کی عظمت اور جلال۔ اس کا حسن اور جمال اور اس کا اپنے عاجز بندوں پر لا انتہا احسان ایسے دلکش پیرائے میں کھول کھول کر بیان کیا گیا ہے کہ وہ دامنِ دل کو کھینچ لیتا ہے۔ اور انسان کو اپنے مولا حقیقی کی فرمانبرداری کے لئے تیار کر دیتا ہے۔ قرآن کریم کی تعریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے شفاء لما فی الصدور (یونس ۵۸) کہ وہ دلوں کی بیماریوں کو دور کرتا ہے اور ان میں تقوےٰ اور پاکیزگی پیدا کرتا ہے۔ پھر فرماتا ہے :-

قل ھو للذین اٰمنوا ھدًی و شفاء (حٰم ۴۵)

یعنی قرآن کریم ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت کے تمام راستے بتاتا ہے۔ اور ان کی تمام بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ ایک اور جگہ فرماتا ہے

و ننزّل من القراٰن ما ھو شفاء و رحمۃ (بنی اسرائیل ۸۳)

ہم قرآن کو نازل کرتے ہیں جو شفاء اور رحمت ہے :

پس اگر کسی نے اپنی روحانی بیماریوں کو دور کرنا ہو اور قلب کی اصلاح کرنی ہو اور اسے اللہ تعالےٰ کے احکام کی اطاعت کے لئے تیار کرنا ہو۔ اور تقوےٰ اور پاکیزگی پیدا کرنی ہو۔ اور اس میں ترقی کرنی ہو۔ تو اس کے لئے ایک ہی راستہ ہے۔ اور وہ قرآن کریم کا مطالعہ اور اس پر تدبر اور غور ہے۔ اگر کسی نے دیکھنا ہو کہ خدا تعالےٰ کس عظمت اور قدرت کا مالک ہے۔ وہ اپنے عاجز بندوں کو اٹھانے کے لئے کیا کیا قدرتیں دکھاتا ہے۔ اور کس طور سے ان کو ترقیات بخشتا۔ اور ان کی تباہی کا ارادہ کرنے والوں کی طاقت کو توڑتا اور انہیں ہلاک کرتا ہے۔ تو اس کو یہ تمام نظارے قرآن کریم میں ملیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

”حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں۔ اور باقی سب اس کے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو۔ اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا الخیر کلہ فی القراٰن کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن کریم میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ افسوس ہے ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصداق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے۔ اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔ خدا نے تم پر احسان کیا ہے کہ قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے۔ اور یہ نعمت اور ہدایت جو تمہیں دی گئی۔ اگر بجائے توراۃ کے یہودیوں کو دی جاتی۔ تو بعض فرقے ان کے قیامت سے منکر نہ ہوتے۔ پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ یہ بڑی دولت ہے۔ اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی۔ قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں ..... قرآن ایک ہفتہ کے اندر انسان کو پاک کر سکتا ہے۔ اگر صوری یا معنوی اعراض نہ ہو۔ قرآن تم کو نبیوں کی طرح کر سکتا ہے۔ اگر تم خود اس سے نہ بھاگو۔“ (کشتی نوح ص۳۳ تا ص۳۵)

ہماری جماعت کے لئے یہ نہایت خطر کا مقام ہے۔ ہم میں قرآن کی تعلیم اطمینان بخش ہرگز نہیں۔ ہمارے اکثر نوجوان قرآن کریم کا مطالعہ صحیح رنگ میں نہیں کرتے۔ حالانکہ ساری روحانی ترقیات قرآن کریم سے ہی وابستہ ہیں۔ اور اس کے بغیر کچھ نہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ قرآن کریم کا ترجمہ اچھی طرح سے سیکھیں، اور اس پر غور اور تدبر کی عادت ڈالیں۔ تاکہ تقوےٰ اور وصال الٰہی کی تڑپ پیدا ہو۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے تفسیر کبیر تصنیف فرما کر جماعت پر بے حد احسان فرمایا ہے۔ لیکن ہم اس سے بہت کم فائدہ اٹھاتے ہیں۔ حالانکہ جو جماعت پیدا ہی اس غرض کے لئے کی گئی ہے کہ وہ ایمان کو از سرِ نو دنیا میں قائم کرے۔ اس میں تو ایک فرد بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو قرآن کریم نہ جانتا ہو اور اس کے معارف سے حصہ نہ رکھتا ہو۔ اب خلاصہ یہ ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت اور اس پر غور و تدبر انسان کے اندر اطاعت اور وصال الٰہی کی تڑپ پیدا کرتا ہے۔ اس کے بعد ہی خدا تعالےٰ نے وہ احکام بیان فرمائے ہیں جن پر عمل اس مقصد کو حاصل کرواتا ہے سب سے پہلا حکم قرآن میں یہ دیا گیا ہے۔ یا ایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم لعلکم تتقون

یعنی اے لوگو اپنے رب کی جس نے تم کو اور تم سے پہلوں کو پیدا کیا عبادت کرو تاکہ تم میں تقوےٰ پیدا ہو عبد اللہ کے معنے ہیں وحدہ و خدمہ و خضع و ذل و اطاع لہ (منجد) یعنی اس کی توحید کا اقرار کیا۔ اس کی خدمت کی۔ اس کے حکم کے آگے سر جھکایا اور تذلل اختیار کیا اور اس کی اطاعت کی۔ والتزم شرائع دینہ (اقرب) اور اس کے دین کے احکام پر مستقل طور پر عمل کرنے لگا۔ عبد کے ایک معنے نقش قبول کرنے کے ہیں طریق معبّدٌ اس راستے کو کہتے ہیں جو کثرت آمد و رفت کی وجہ سے پاؤں کے نقش قبول کرنے لگ جائے۔ تو اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے حکم فرمایا ہے کہ تم اس کے سامنے انتہائی تذلل اختیار کرو اور اس کے احکام پر عمل کرو تاکہ تم میں تقوےٰ پیدا ہو گویا اللہ تعالےٰ کے جملہ احکام جو قرآن کریم میں مذکور ہیں جو کہ کم و بیش چھ سو ہیں۔ انسان کے اندر تقوےٰ پیدا کرنے کے لئے ہیں۔ وہ احکام وہ غذائیں ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالےٰ انسان کے اندر تقوےٰ اور پاکیزگی کا خون پیدا کرتا ہے جو اس کی روحانی زندگی کے قیام اور اس کی نشوونما کا ذریعہ بنتا ہے اور اس کے لئے بمنزلہ روح کے ہوتا ہے۔ نماز۔ روزہ حج۔ زکوٰۃ۔ غرضیکہ سب احکام الٰہی کا یہی مقصد ہے۔

آج میں قرآن کریم کا ایک حصہ لیتا ہوں جس میں اس مقصد کے حاصل کرنے کے لئے کچھ سیڑھیاں بیان کی گئی ہیں وہ سورہ مومنون کی پہلی چند آیات ہیں۔ خدا تعالےٰ فرماتے ہیں

قد افلح المومنون الذین ھم فی صلوتھم خاشعون۔ والذین ھم عن اللغو معرضون۔ والذین ھم للزکوٰۃ فاعلون۔ والذین ھم لفروجھم حافظون الا علی ازواجھم او ما ملکت ایمانھم فانھم غیر ملومین۔ فمن ابتغی وراء ذالک فاولٰئک ھم العٰدون ۝ والذین ھم لِاَمٰنٰتھم وعھدھم راعون ۝ والذین ھم علی صلوٰتھم یحافظون اولٰئک ھم الوارثون الذین یرثون الفردوس ھم فیھا خالدون (المومنون آیات ۲ تا ۱۲) یعنی فلاح پا گئے وہ مومن جو یہ مراحل طے کرتے ہیں

پہلا مرحلہ - الذین ھم فی صلوتھم خاشعون۔ یعنی وہ نمازیں ادا کرتے ہیں اور ان میں خشوع خضوع اختیار کرتے ہیں۔ گویا سب سے پہلا قدم جو ایک مومن خدا کی طرف اٹھاتا ہے وہ نماز کا پڑھنا اور اس میں خدا کے حضور رونا اور گڑگڑانا ہے۔ جیسا کہ آگے ذکر آئے گا سب سے آخری قدم بھی نماز ہی ہے۔ لیکن اس وقت اس کی شان اور ہوتی ہے۔ نماز میں سورہ فاتحہ پڑھی جاتی ہے جو قرآن کریم کا خلاصہ ہے۔ سورہ فاتحہ میں اللہ تعالےٰ کی چار

بنیادی صفات رب ۔ رحمان ۔ رحیم اور مالک یوم الدین بیان کی گئی ہیں ان صفات کا حقیقی تصور سامنے لانا اور ان کی تفصیل پر غور کرنا انسان کو دعا کے لئے ابھارتا ہے اور اس سے اپنے رب کے حضور تذلل اور زاری کرواتا ہے میں مختصر طور پر ان صفات کے متعلق کچھ بیان کرتا ہوں ۔

ربوبیت اللہ تعالےٰ کی وہ صفت ہے جو انسان کو پیدا کر کے نہایت ادنیٰ حالت سے اعلیٰ حالت میں لاتی ہے اور اس کی پرورش اور ترقی کے لئے سب سامان مہیا کرتی ہے رب العالمین انسان کی ابتداء ایک نہایت درجہ باریک کیڑے سے کرتا ہے اتنا باریک کہ اس قسم کے کیڑے ایک قطرہ میں دس لاکھ کے قریب ہوتے ہیں ۔ اتنی ادنےٰ حالت میں ہی اس کے اندر وہ سارے قویٰ رکھ دیتا ہے جو بعد میں بڑے بڑے رنگ دکھاتے ہیں ۔ اس کی آنکھیں ۔ اس کے کان اس کا دل ۔ اس کا دماغ غرضیکہ اس کے سارے قویٰ اس ایک قطرہ کے دس لاکھویں حصہ میں جمع کر دیتا ہے اور ایک وقت تک ان کو ماں کے پیٹ کے اندر پرورش کرتا ہے ۔ اور اس کے بعد اس دنیا میں لاتا ہے وہ کیسا عجیب خدا ہے جو اس وقت بھی اس کی دستگیری کرتا ہے جبکہ وہ نہایت بے بسی کی حالت میں ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک نہایت پیارا الہام ہے اتقنطوا من رحمۃ اللہ الذی یربیکم فی الارحام یعنی کیا تم اس خدا کی رحمت سے مایوس ہوتے ہو جو رحموں کے اندر بھی تمہاری پرورش کرتا اور تمہیں ترقی پر ترقی دیتا ہے ۔ یہ چیز انسان کا کس قدر حوصلہ بلند کرتی اور اس کی خدا پر امید کو بڑھاتی ہے سائنس دان ہمیں بتاتے ہیں کہ اس نہایت باریک کیڑے میں کئی کئی پشت کی خصوصیات اللہ تعالےٰ رکھ دیتا ہے ۔ اور پھر وہ آہستہ آہستہ بڑھتی چلی جاتی ہیں یہاں تک کہ اپنے پورے جوبن پر آجاتی ہیں اور ایک نہایت خوبصورتی اور عقل رکھنے والا اور دل و دماغ کا مالک انسان ہمارے سامنے آجاتا ہے یہ سب اس خدا کی ربوبیت کے کرشمے ہیں ۔ انسان کی اس جسمانی نشوونما کا ذکر اللہ تعالےٰ نے سورۃ مومنون کی ان آیات کے میں کیا ہے جو میں نے اوپر تلاوت کی ہیں ۔ جسمانی ربوبیت کے ساتھ ہی وہ روحانی ربوبیت بھی فرماتا ہے اور خاک کے ذروں کو روحانی آسمان کے ستارے اور چاند اور سورج بنا دیتا ہے ۔ الحمد للہ رب العالمین

پھر خدا تعالےٰ کی صفت رحمانیت ہے وہ بے انتہا ایسے سامان پیدا فرماتا ہے جن میں اس کی کوشش اور جدوجہد کا کوئی دخل نہیں ہوتا ۔ زمین و آسمان سورج چاند اور ستارے اور ہوا اور پانی وغیرہ ۔ سب ایسے ہی سامانوں میں داخل ہیں ۔ انسان پیدا ہوتے ہی جب خود اس میں کوئی قوت اور طاقت نہیں ہوتی ۔ ان سامانوں کو اپنی خدمت میں لگا ہوا پاتا ہے ۔ اسی طرح سے روحانی اسباب اس کے لئے پیدا کئے جاتے ہیں ۔ نبی کا آنا جو ایک روحانی سورج کی حیثیت رکھتا ہے اور اس کے ذریعہ سے کلام الٰہی کا نازل ہونا اور ان تمام ہدایات کا موجود ہونا جن پر چل کر انسان روحانی مراتب کو طے کر سکتا ہے اور پھر اس کے لئے نیک تحریکات کرنا سب اسی صفت کا ظہور ہیں ۔ ایک پیارا خدا ہے جس نے اپنی مخلوق کا اس قدر خیال رکھا اور اس کو ناقابل برداشت مشکلات میں پھنسانا نہ چاہا اور اس کی پرورش اور ترقی کے لئے ایک طرف دنیوی اور دوسری طرف دینی سامان پیدا فرمائے

پھر تیسری صفت رحیمیت ہے ۔ جس کے معنے ہیں تھوڑے کام کا زیادہ بدلہ دینے والا ۔ اس کا عاجز اور کمزور بندہ زمین میں ایک بیج ڈالتا ہے تو اس سے ایک درخت نکال دیتا ہے جو سالہا سال پھل دیتا چلا جاتا ہے گندم کے تھوڑے سے دانے بوتا ہے تو اس کے سال بھر کے گذارہ کے لئے گندم نکل آتی ہے ۔ اس کی مشقت کو کم کرنے کے لئے لادو اور سواری کے جانور پیدا کئے اس کو تکلیف سے بچانے کے لئے زمین کی سطح کو ہموار کر دیا اور نہ اسے سخت بنایا نہ زیادہ نرم ۔ ایسی بھی نہیں کہ اس میں کوئی چیز اگانی مشکل ہو جائے اور نری دلدل بھی نہیں پھر پانی کو زمین کے کتنا قریب کر دیا تا انسان ... کنواں کھود کر پانی نکال سکے اور لمبی مسافت طے کر کے پانی لانے کی تکلیف سے بچ جائے ۔ غرضیکہ ہر طرف اپنے عاجز بندوں کے لئے آسانی پیدا کر دی تا کہ وہ تھوڑی تھوڑی محنت کر کے زیادہ پھل حاصل کر سکیں ۔

روحانی میدان میں بھی اللہ تعالےٰ نے ایسا ہی کیا ہے اگر اس کا کوئی عاجز بندہ اس کی طرف ایک قدم اٹھاتا ہے تو خدا تعالےٰ اس کی طرف دو قدم آتا ہے ۔ اگر کوئی اس کی طرف چل کر جاتا ہے تو اس کی محنت کو نوازتا ہوا اس کی طرف دوڑ کر آتا ہے ۔ اور اگر کوئی اس کی طرف دوڑ کر آتا ہے تو وہ اس کو پیار سے اپنے پاس اٹھا لیتا ہے ۔ گویا وہ بالکل وہی معاملہ کرتا ہے جو ایک ماں اپنے کمزور بچے کے ساتھ کرتی ہے جب وہ اپنی طاقت کے مطابق ماں کی طرف کوئی قدم اٹھاتا ہے تو ماں خود اس کے زیادہ قریب آجاتی ہے اور آگے ہو کر اسے پکڑ لیتی ہے ۔ اسی مضمون کو حدیث میں بھی بیان کیا گیا ہے ۔

پھر اللہ تعالےٰ کی چوتھی صفت مالکیت یوم الدین ہے اس کا عاجز بندہ اپنے چند روزہ محدود اور ناقص اعمال کے ساتھ کروڑوں سال کی بلکہ لامتناہی زندگی میں آرام کا مستحق نہیں ہو سکتا ۔ اور پھر ایسا آرام جو بڑے سے بڑے بادشاہ کو بھی کبھی نصیب نہ ہوا ہو ۔ لیکن خدا تعالےٰ مالک یوم الدین ہے ۔ وہ انسان کے جذبہ اخلاص اور محبت کو دیکھ کر اسے اس کا اہل قرار دے دیتا ہے ۔ وہ مالک ہے جس کو چاہے اور جو چاہے دے کوئی اس سے پوچھ نہیں سکتا ۔

یہ جو کہا جاتا ہے کہ دنیا اور ستر آخرت محض ایک محاورہ کے طور پر ہے ورنہ اگر انسانی اعمال اور خدا تعالےٰ کی طرف سے ان کی جزاء کا حساب لگانے کی کوشش کی جائے تو وہ لگ ہی نہیں سکتا ۔ انسان کی ایک ایک نماز کا بدلہ اسے کروڑوں سال تک بے انتہا نعمتوں کے ساتھ جن میں سے سب سے بڑی نعمت قرب الٰہی ہے دیا جائے گا ۔ اس کا یہاں ایک پیسہ خدا تعالےٰ کے رستہ میں خرچ کیا ہوا اگر وہ کامل اخلاص کے ساتھ ہے وہ بدلہ لائیگا جو یہاں ساری دنیا کے برابر سونا خرچ کیا ہوا نہیں لا سکتا اگر وہ مالک نہ ہوتا اور صرف منصف ہوتا تو ایسا کبھی نہ ہو سکتا ۔ غرضیکہ انسان کے عمل اور خدا کی طرف سے ان کی جزاء میں کوئی تناسب نہیں اتنا بھی نہیں جتنا کہ ایک چیونٹی کو ساری کائنات عالم کے ساتھ ہے ۔

نماز میں اگر چاروں صفات پر بار بار غور کیا جائے اور آنکھوں کے سامنے ان کا نقشہ کھینچا جائے تو وہ اس کی نماز میں خشوع خضوع پیدا کرتا ہے اور اس کے نفس کی پلیدی کو دور کرتا ہے ۔ اور ایسی نماز ان الصلوٰۃ تنھٰی عن الفحشاء والمنکر کی مصداق بنتی ہے ۔ اور انسان کو فتوحات کے پہلے زینہ پر چڑھا دیتی ہے

دوسرا مرحلہ

اس خشوع و خضوع کی حالت کی حفاظت کے لئے اللہ تعالےٰ نے تقویٰ کا دوسرا مرحلہ ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے والذین ھم عن اللغو معرضون ۔ کہ وہ لغو باتوں ۔ لغو کاموں اور لغو مجالس سے پرہیز کرتے ہیں تا کہ ان کا ماحول تقویٰ کی نشوونما کیلئے سازگار ہو جائے اگر ماحول خراب ہوگا تو وہ پہلی حالت بھی جاتی رہے گی اور خشوع و خضوع جو پیدا ہوا تھا آہستہ آہستہ ضائع ہو جائے گا ۔ بہت سے لوگوں کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے ۔ وہ چند دن نمازوں میں خشوع و خضوع اختیار کرتے ہیں ۔ لیکن لغو باتوں لغو کاموں اور لغو مجالس کو نہیں چھوڑتے پھر اسی پہلی حالت میں لوٹ جاتے ہیں اور ان کا نمازوں میں خشوع سب ختم ہو جاتا ہے اور وہ کہنے لگ جاتے ہیں کہ نمازیں لاحاصل اور بے سود چیزیں ہیں حالانکہ قصور ان کا اپنا ہوتا ہے کہ اس پہلی حالت کی حفاظت کا ماحول پیدا ہی نہیں کرتے ۔ لغو کاموں

وغیرہ سب شامل ہیں اور یہ سب چیزیں روحانیت کے لئے سخت مضر ہیں ۔ ان لغو باتوں اور لغو کاموں کی بجائے مفید کاموں میں وقت صرف کرنا انسان کی ترقی کا موجب بنتا ہے ۔ لغو مجالس کی بجائے صحبت صالحین اختیار کرنی اس کو صالحیت کے زیادہ قریب لاتی ہے ۔ یہاں نوجوانوں کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ سینما اس زمانے کی لعنتوں میں سے ایک لعنت ہے اور نہایت درجہ مخرب اخلاق ہے اسی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ نے جس وقت یہ محسوس فرمایا کہ جماعت کو مخالفین کی طرف سے مٹانے کی کوشش کی جارہی ہے اور اس کو مضبوط مقام پر لانے کی ضرورت ہے تو حضور نے ۱۹۳۴ء میں تحریک جدید کی بنیاد کے وقت سینما بینی کو خاص طور پر منع فرما دیا ۔ اب تو یورپ اور امریکہ میں بھی اس کی مضرتوں کو محسوس کیا جا رہا ہے اگرچہ ان میں یہ طاقت نہیں کہ لوگوں کو اس سے منع کر سکیں ۔

تیسرا مرحلہ

والذین ھم للزکوٰۃ فاعلون یعنی وہ پاکیزگی اور تقویٰ پیدا کرنے کے لئے نماز کے علاوہ اور بھی مختلف قسم کی عبادتیں بجا لاتے ہیں اور مجاہدات کرتے ہیں امام راغب لکھتے ہیں کہ زکوٰۃ کے اصل معنے وہ نمو یا ترقی ہے جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے بطور برکت دی جاتی ہے اس سے وہ زکوٰۃ بھی ہے ۔ جو مال میں سے اللہ تعالےٰ کے حق کے طور پر فقراء کے لئے نکالا جاتا ہے اور وہ ان کے مال اور نفس کے لئے پاکیزگی کا موجب بنتا ہے اور والذین ھم للزکوٰۃ فاعلون کے معنے ہیں یفعلون ما یفعلون من العبادۃ لیزکیھم اللہ او لیزکوا انفسھم والمعنیان واحد ولیس قولہ للزکوٰۃ مفعولاً لقولہ فاعلون بل اللام فیہ للعلۃ والقصد یعنی وہ مختلف قسم کی عبادتیں کرتے ہیں تا کہ اللہ تعالےٰ انہیں پاکیزگی بخشے یا ان کے نفسوں میں پاکیزگی پیدا ہو جو دونوں باتیں در اصل ایک ہی ہیں اور للزکوٰۃ بطور فاعلون کے مفعول کے نہیں بلکہ اس لام علت اور قصد کے لئے ہے یعنی ان کی عبادتوں کی غرض یہ ہوتی ہے کہ ان کے نفسوں میں پاکیزگی پیدا ہو ۔

اس مرحلہ پر ایک مومن اپنے تقویٰ کو پہلے کی نسبت زیادہ اعلیٰ بنانے کے لئے بخل کی پلیدی سے بھی نجات پانے کی کوشش کرتا ہے کیونکہ خدا تعالےٰ کی رزاقیت پر ایمان اور بخل ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے ۔ اسی طرح خدا کی طرف محبت کا قدم اور بخل متضاد چیزیں ہیں ایمان اور محبت کا تقاضا خدا تعالےٰ کے لئے قربانی ہے اور بخل اس میں روک بنتا ہے ۔ سو ایک مومن اس روک کو رستہ سے ہٹا دیتا ہے اور اپنے مال کو خدا کا قرب حاصل کرنے کے لئے قربان کر دیتا ہے قرآن کریم نے بیسیوں مقامات پر زکوٰۃ اور انفاق فی سبیل اللہ پر زیادہ زور دیا ہے اور اسے ایمان کے لئے ضروری قرار دیا ہے ۔ (باقی)

وصیت کے روحانی فوائد

(از مکرم مولانا عبدالمالک خانصاحب مربی سلسلہ احمدیہ کراچی)

خدا تعالیٰ کی یہ قدیمی سنت ہے کہ وہ اپنے بندوں کی اصلاح کے لئے مامور مبعوث فرماتا ہے اور اپنے قرب کی راہیں ان کے ذریعہ کھولتا ہے۔ جو لوگ ان پر گامزن ہوتے ہیں ان کو دوسروں پر امتیاز بخشا جاتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں سورہ حدید آیت گیارہ میں بتایا گیا ہے کہ فتح سے پیشتر جن لوگوں نے خدا کی راہ میں خرچ کیا اور اس کی راہ میں جنگ کی ان کے درجے بہت زیادہ ہیں ان لوگوں سے جنہوں نے فتح کے بعد جنگ کی۔ اس زمانہ میں بھی خدا تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیج کر یہی چاہا کہ وہ اپنے برگزیدہ اور مقرب بندوں کو دوسروں پر ممتاز کرے۔ اس غرض کے لئے حضور علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پاکر یہ اعلان فرمایا:۔

برگزیدہ جماعت

"ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے تب ایک مقام پر اس نے پہنچ کر مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے۔ اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔"

(الوصیت صفحہ ۱۶)

برگزیدہ جماعت میں شامل ہونے کی شرائط

وحی خفی کے ذریعہ حضور علیہ السلام نے حسب ذیل شرائط اس برگزیدہ جماعت میں شامل ہونے کی تحریر فرمائی ہیں۔ حضور ؑ فرماتے ہیں:۔

(۱) "ہر ایک شخص جو اس قبرستان میں مدفون ہونا چاہتا ہے وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے ان مصارف کے لئے چندہ داخل کرے (مصارف سے مراد قبرستان کی توسیع اور باغ وغیرہ کی درستگی اور دیکھ بھال کے اخراجات مراد ہیں)

(۲) تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی دفن ہوگا جو یہ وصیت کرے جو اس کی موت کے بعد دسواں حصہ اس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن میں خرچ ہوگا۔ اور ہر ایک کامل الایمان کو اختیار ہوگا کہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ لکھ دے۔ لیکن اس سے کم نہیں ہوگا۔

(۳) اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی اور محرمات سے پرہیز کرتا ہو اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو سچا اور صاف مسلمان ہو۔

(۴) ہر ایک صالح جو اس کی کوئی بھی جائداد نہیں اور کوئی مالی خدمت نہیں کر سکتا اگر یہ ثابت ہو کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف رکھتا ہے اور صالح تھا وہ اس قبرستان میں دفن ہو سکتا ہے۔"

(الوصیت صفحہ ۲۲-۲۳)

جو شخص مذکورہ بالا شرائط کے ماتحت وصیت کرتا ہے اس کو مندرجہ ذیل روحانی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

وصیت ایمانداری پر مہر ہے

جو شخص وصیت کے نظام میں شامل ہوتا اور اعلائے کلمہ اسلام و اشاعت نور حضرت خیر الانام صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے خرچ کرتا ہے وہ اپنے کامل الایمان ہونے پر مہر لگاتا ہے اور وہ ان بندوں میں شامل کیا جاتا ہے جو خدا تعالیٰ کی برگزیدہ قوم ہے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"بلاشبہ اس نے ارادہ کیا ہے کہ اس انتظام سے منافق اور مومن میں تمیز کر دے اور ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پاکر بلا توقف اس فکر میں پڑ گئے ہیں کہ دسواں حصہ کل جائداد کا خدا تعالیٰ کی راہ میں دیں بلکہ اس سے بھی زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں وہ اپنی ایمانداری پر مہر لگا دیتے ہیں۔"

(ضمیمہ الوصیت صفحہ ۳۱)

پھر فرماتے ہیں:۔

"اس وقت کے امتحان سے بھی اعلیٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں گے اور ثابت ہو جائے گا کہ بیعت کا اقرار انہوں نے سچا کر کے دکھلا دیا ہے اور اپنا صدق ظاہر کر دیا ہے۔"

خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

والذین آمنوا منکم وانفقوا لھم اجر کبیر یعنی تم میں سے جو مومن ہیں اور خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کو بہت بڑا اجر ملے گا۔

وصیت صدقہ جاریہ ہے

ہر ایک نیک انسان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنی زندگی میں کوئی ایسا کام کر جائے جو اس کے لئے بطور یادگار ہو اور اس کا ثواب ہمیشہ اس کو ملتا رہے۔ اس غرض کے لئے لوگ اپنی اپنی مرضی اور حالات کے مطابق مختلف یادگاریں قائم کرتے ہیں۔ کوئی مسجد بناتا ہے کوئی مدرسہ قائم کر دیتا ہے۔ کوئی کنواں کھدوا دیتا ہے۔ کوئی مسافر خانہ بنواتا ہے الغرض ایسے ہی مختلف کام لوگ سرانجام دیتے ہیں یہ اپنی جگہ درست ہیں لیکن اس زمانہ کے مامور نے خدا تعالیٰ سے علم پاکر اس زمانہ کے لئے یہ بتایا ہے کہ اس وقت اسلام سب سے زیادہ مظلوم ہے اور مسلمانوں کی توجہ کا سب سے زیادہ مستحق ہے اور یہ امر ضروری ہے کہ وہ اس کی اشاعت اور غلبہ کے لئے ہر ممکن قربانی کریں۔ آپ نے بتایا کہ "وصیت کے نظام" کا بنیادی پتھر اشاعت دین اسلام ہے جو لوگ اس نظام میں حصہ لیں گے اور اس غرض کے لئے اپنے اموال کی وصیت کریں گے تو یہ ان کے لئے صدقہ جاریہ ہوگا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"چونکہ آسمانی نشانوں اور بلاؤں کے دن قریب ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسے وقت میں وصیت لکھنے والا بہت درجہ رکھتا ہے جو امن کی حالت میں وصیت لکھتا ہے اور اس وصیت کے لکھنے میں جس کا مال دائمی مدد دینے والا ہوگا اس کو دائمی ثواب ہوگا۔ اور خیرات جاریہ کے حکم میں ہوگا۔"

(الوصیت صفحہ ۲۴)

وصیت عذاب سے بچائے گی

خدا تعالیٰ کے مامور ایسے زمانہ میں مبعوث ہوتے ہیں جبکہ لوگ بد اعمالی میں مبتلا ہوتے ہیں اور اپنی بداعمالیوں کے باعث وہ مستحق عذاب ہوتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کی رحمت اس کے غضب پر حاوی ہے وہ اپنے بندوں کو رسول بھیجنے سے پہلے ہلاک نہیں کرتا۔ چنانچہ فرمایا وما اھلکنا من قریۃ الا لھا منذرون ذکری (قف) وما کنا ظلمین (شعراء) اور ہم نے کسی بستی کو بغیر اس کے کہ اس کی طرف نبی بھیجے ہوں ہلاک نہیں کیا۔ یہ اس لئے کیا گیا کہ ان کو نصیحت پہنچ جائے اور ہم ظالم نہیں۔ اس زمانہ کا مامور فرماتا ہے:۔

"حوادث کے بارہ میں جو مجھے علم دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ ہر ایک طرف دنیا میں موت اپنا دامن پھیلائے گی اور زلزلے آئیں گے اور شدت سے آئیں گے اور قیامت کا نمونہ ہوں گے اور زمین کو تہ و بالا کر دیں گے۔ اور بہتوں کی زندگی تلخ ہو جائے گی پھر وہ جو توبہ کریں گے اور گناہوں سے دستکش ہو جائیں گے خدا ان پر رحم کرے گا۔ جیسا کہ ہر ایک نبی نے اس زمانہ کی خبر دی تھی ضرور ہے کہ وہ سب کچھ واقع ہو۔ لیکن وہ جو اپنے دلوں کو درست کریں گے اور ان راہوں کو اختیار کریں گے جو خدا کو پسند ہیں ان کو کچھ خوف نہیں اور نہ کچھ غم۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو میری طرف سے نذیر ہے۔ میں نے تجھے بھیجا تا مجرم نیکوکاروں سے الگ کئے جائیں۔"

(الوصیت صفحہ ۳)

(باقی)

درخواستہائے دعا

(۱) میری بچی امۃ النصیر جو حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب کی نواسی ہے کچھ عرصہ سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے۔ اتوار سے مشن ہسپتال لاہور میں داخل ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار عبداللطیف خاں)

(۲) خاکسار کے بڑے بھائی خلیل احمد صاحب کارکن مہمان خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفا دے۔ (محمود احمد ربوہ)

(۳) میرے بڑے بھائی شریف اللہ ۔۔۔۔ کراچی میں ایک سنگین مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ درویشان قادیان صحابہ کرام و بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

(رفیق اللہ ابن عنایت اللہ خاں غلہ منڈی۔ ربوہ)

(۴) میرے بھائی قاضی حبیب الرحمن صاحب بنکاک میں اپنی ملازمت میں توسیع کے لئے کوشش کر رہے۔ تمام بزرگان سلسلہ اور صحابہ کرام اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ وہ ان کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے اس مقصد میں کامیاب کرے۔ آمین

(قاضی رشیدالدین واقف زندگی)

(۵) میرے والد محترم شیخ محمد صدیق صاحب کی طبیعت گذشتہ ہفتہ سے بہت خراب ہے۔ احباب جماعت کامل شفا پانے کے لئے دعا فرمائیں (محمد رفیق جنوٹ)

لغو باتوں سے پرہیز

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَهُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ (مومن لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں) لغو کے معنے (۱) بے ہودہ بکنا (۲) بے ہودہ بات (۳) کتے کا چلانا (۴) نکمی چیز۔ (۵) گناہ (۶) وہ قسم جو دلی ارادہ سے نہ کھائی گئی ہو۔ (فیروز اللغات)

مومن کا وقت بہت قیمتی ہوتا ہے۔ اس کی شان کے شایان ہی نہیں کہ وہ لغو باتوں میں تضیع اوقات کرے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی سرانجام دہی میں اس کا شب و روز کی مصروفیات ہی اس کو اللہ تعالیٰ کے قرب میں جگہ دیتی ہیں اور یہی اس کی امتیازی خصوصیت ہے کہ وہ لغویات سے ہمیشہ اعراض کرتا ہے۔ نہ گانا بجانا اس کی توجہ کھینچتا ہے اور نہ سینما تماشا وہ اپنے فارغ اوقات کو اگر کوئی ہوں تو مفید مشاغل میں صرف کرتا ہے۔ مثلاً صحت بنانے کے ذرائع۔ صفائی۔ سیر و تفریح۔ باغبانی وغیرہ یا خدمت خلق۔ پند و نصائح۔ بیمار پرسی۔ امداد بیتامیٰ۔ بیوگان و مساکین پر۔

انصار بھائی کلیتہً لغویات سے کنارہ کش رہ کر مثال قائم فرمائیں وما توفیقنا الا باللہ۔

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

وصولی چندہ وقف جدید

(سال چہارم)

مندرجہ ذیل احباب کرام نے سال رواں کے چندے ادا کر دئیے ہیں۔ احباب ان کی دینی و دنیاوی ترقی اور خوشحالی کے لئے خاص طور پر دعا فرماویں (ناظم مال وقف جدید ربوہ)

مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل انسپکٹر وقف جدید ۱۰-۰
مولوی عبدالرحمن صاحب قادیانی سرشمیر روڈ ۶-۰
میاں جان محمد صاحب ″ ۶-۰
بجگان ″ ۶-۰
میاں عبدالرحیم صاحب ″ ۶-۰
عبدالرحیم صاحب منجانب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم و حضرت مسیح موعود علیہ السلام و حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا ۶-۰
عبدالغفور صاحب ولد محمد الدین صاحب سرشمیر روڈ ۱۰-۰
محمد صادق صاحب ″ ۶-۰
محمد یعقوب صاحب ولد نظام الدین صاحب ″ ۶-۰
بجگان ″ ۶-۰
محمد یعقوب صاحب ولد محمد اسمٰعیل صاحب ″ ۶-۰
مقصودہ بیگم صاحبہ ″ ۶-۰
امیر الدین صاحب ″ ۶-۰
حاکم علی صاحب ″ ۶-۰
عبدالسلام صاحب ″ ۲-۰
فضل دین صاحب ″ ۶-۰
حسن خان صاحب ″ ۱-۰
محمد طفیل صاحب ″ ۱۶-۰
اللہ بخش صاحب ″ ۶-۰
خواجہ محمد صادق صاحب جہلم ۷-۰
میاں الف دین صاحب ″ ۶-۵۰
مولوی عبدالکریم صاحب ″ ۱۵-۰
محمد منیر صاحب ″ ۶-۰
شہزادہ محمد عثمان صاحب ″ ۶-۵۰
چوہدری محمد سعید صاحب جہلم ۶-۲۵
سیٹھی فضل حق صاحب ″ ۶-۵۰
سوداگر محمد ابراہیم صاحب ″ ۶-۱۲
سوداگر محمد یوسف صاحب ″ ۶-۰
مستری محمد یعقوب صاحب رنبا داتہ ۶-۰
مولوی شیخ محمد صاحب زیدوی ″ ۶-۰
محمود احمد صاحب چیمہ ڈنگہ ۶-۲۵
بشیر احمد صاحب چیمہ ″ ۶-۲۵
منشی ضیاء الحق صاحب ″ ۶-۲۵
محمد عیسےٰ صاحب زیدوی راجہ جنگ لاہور ۷-۰
رحمت علی صاحب نگم کوٹ شیخوپورہ ۷-۵۰
محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ اہلیہ ″ ۷-۵۰
حکیم عبدالرزاق صاحب شیخوپورہ ۵-۰
حکیم ظفر الدین صاحب ″ ۵-۰
ڈاکٹر عمر الدین صاحب ″ ۴-۰
قریشی محمد حنیف صاحب سائیکل سیاح آزاد کشمیر ۶-۰
قریشی عزیز حسین صاحب مسلم ٹاؤن لاہور ۱۰-۰
چوہدری عطاء الرحمن صاحب وحدت کالونی۔ لاہور ۶-۲۵

داخلہ پاکستان ایرفورس پبلک سکول سرگودھا

بارھواں پری کیڈٹ داخلہ۔ اس ادارے میں ہائیر سکنڈری (سائنس) امتحان تک تعلیم ہوتی ہے فارغ التحصیل طلبہ کے لئے لازم ہے کہ پی اے ایف۔ جی ڈی (پی) برانچ یا ٹیکنیکل برانچ میں داخل ہوں۔

مراکز امتحان داخلہ: پی اے ایف سٹیشن کراچی۔ چک لالہ۔ پشاور۔ لاہور۔ پبلک سکول سرگودھا۔ گورنمنٹ کالج کوئٹہ ۲۲/۴/۶۱ انگلش و حساب۔ کامیاب طلباء کا انٹرویو۔ ٹیسٹ ذہانت و میڈیکل تین ہزار سے کم سالانہ آمد والے سرپرست سے کوئی فیس نہیں۔ زیادہ آمد والوں سے حسب حیثیت ۱۵/- سے ۱۰۰/- ماہوار تک۔ رہائش وردی و کتب سرکاری۔

شرائط:۔ چھٹی جماعت یا تھرڈ سٹینڈرڈ پاس۔ عمر ۲۲/۴/۶۱ کو گیارہ بارہ سال فارم درخواست کسی پی اے ایف رکروٹنگ آفس سے طلب کریں۔ درخواست کے لئے آخری تاریخ ۱۲/۴/۶۱

(پ۔ ٹ ۲۴/۳/۶۱) (ناظر تعلیم)

اعلانات نکاح

۱۔ خاکسار کے برادر نسبتی عزیزم (چوہدری) محمد اشرف بی اے۔ بی ٹی ٹیچر گورنمنٹ ہائی اسکول سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ ابن مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۳۳۲ ج ب ضلع لائلپور کے نکاح ہمراہ عزیزہ محترمہ ناصرہ بشیر صاحبہ بنت مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ امیر جماعت ہائے احمدیہ حلقہ امارت داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ بعوض مہر مبلغ ۷۵۰/- روپے کا اعلان مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے بتاریخ ۲۴/۳/۶۱ بروز جمعۃ المبارک قبل نماز جمعہ مسجد مبارک ربوہ میں کیا۔ محترمہ ناصرہ بشیر صاحبہ مکرم جناب چوہدری اسد اللہ خاں صاحب بیرسٹر امیر جماعت احمدیہ لاہور کے ماموں اور خسر حضرت چوہدری عبد اللہ خاں صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ آف داتہ زید کا کی پوتی اور حضرت چوہدری غلام محمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ آف پوہلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ کی نواسی ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تبارک وتعالےٰ اپنے فضل اور رحم کے ساتھ جانبین اور تمام متعلقین کے لئے یہ رشتہ ہر لحاظ سے مبارک کرے آمین (ناظم دار القضاء)

۲۔ مورخہ ۲۳/۳/۶۱ کو بشیر احمد ولد چوہدری محمد حسین صاحب سکنہ رحیم یار خاں کا نکاح بعوض ایک سو روپیہ مہر شمیم اختر صاحبہ دختر چوہدری محمد حسین صاحب چک ۳۳۲ ج۔ب ضلع لائلپور سے صوفی محمد علی صاحب معلم وقف جدید نے پڑھا۔ احباب جماعت جانبین کے لئے اس رشتہ کے مبارک ہونے کی دعا فرمائیں۔

محمد اعظم بقلم خود پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۳۳۲ ج۔ب

۳۔ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم کے ساتھ میرے لڑکے فضل الرحمن سول انجنیئر۔ ۶ ۔ ۱ ۔ ۳ ناظم آباد … پاک حیدر آباد کا نکاح ہمراہ گوہر سلطان بنت ڈاکٹر محمد قدیر صاحب حاجی پارہ چنار کورم ایجنسی۔ بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر۔ آج مسجد مبارک ربوہ میں قبل از نماز جمعہ حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب نے پڑھا۔

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ درویشان قادیان و دیگر مخلصین جماعت سے درخواست ہے۔ کہ وہ اس رشتہ کے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرماویں۔ ۲۴/۳/۶۱

(عبد الغفور پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کوہاٹ)

درخواست ہائے دعا

(۱) بندہ ایک مقدمہ میں ماخوذ ہے۔ اس میں باعزت بریت کے لئے دعا کی درخواست ہے (خاکسار مظفر حسین عباس طرڑی خادم مردان)

(۲) میرا لڑکا شریف اللہ خان قتل کے ایک مقدمہ میں ماخوذ ہے۔ احباب جماعت درد دل سے اس کی باعزت بریت کے لئے دعا فرماویں (خاکسار عنایت اللہ خان پٹھان)

(۳) میرے ایک دوست لمبے عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں نیز میری بھی چند دنوں سے صحت خراب چلی آ رہی ہے۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ کامل صحت عطا فرماوے۔ (خاکسار سید ناصر مصطفیٰ۔ راولپنڈی)

(۴)

میں ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہوں اور چلنے پھرنے سے بھی معذور ہوں۔ میری بیوی کی صحت بھی بہت کمزور ہو گئی ہے بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں شفائے کاملہ دعاجلہ عطا فرمائے اور تمام مشکلات کو دور کرے۔ آمین (عبد الرحمن مہاجر احمدی ولد امام دین صاحب مرحوم ڈسکہ خاص حوالدار مکان ۱۲۸۷ ضلع سیالکوٹ)

انجینئروں کو ترقیاتی پالیسی کی تشکیل میں راہنمائی کا موقع دیا جائے

مغربی پاکستان انجینئرنگ کانگرس میں خان محمد اعظم خاں کی افتتاحی تقریر

لاہور ۲۹ مارچ۔ مشرقی پاکستان کے پانی اور بجلی کے ترقیاتی ادارے (واپڈا) کے چیئرمین خان محمد اعظم خاں نے اس مطالبہ کی تائید کی کہ ملک کے تجربہ کار اور ذہین انجینئروں کو موقع دیا جائے کہ وہ ترقیاتی پالیسی کی تشکیل میں حکومت کی مناسب راہنمائی کریں۔

آپ نے کہا کہ اگر تجربہ کار انجینئروں کو ٹیکنیکل محکموں کے سربراہ افسروں کے طور پر منتخب کیا جائے گا تو وہ یقیناً اپنے فرائض ان سی ایس پی افسروں سے بہتر سرانجام دیں گے جنہیں انجینئرنگ کے کام کا کوئی علم اور تجربہ نہیں ہوتا آپ نے اس امر پر اطمینان کا اظہار کیا کہ صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب کے حالیہ بیان کے مطابق پے اینڈ سروسز کمیشن" اس انتظامی مسئلہ پر غور کر رہا ہے۔ آپ نے کہا امید ہے کہ جب حکومت پاکستان کمیشن کی رپورٹ کے پیش نظر اس سلسلہ میں مناسب فیصلہ کرے گی تو انجینئروں کی اس دیرینہ شکایت کا ازالہ ہو جائے گا اور اس طرح اعلیٰ صلاحیتوں کے مالک تجربہ کار انجینئروں کو موقع ملے گا کہ وہ ٹیکنیکل امور کے بارے میں مناسب فیصلوں کے لئے ملک و قوم کی خاطر خواہ راہنمائی کریں۔

بنیادی تبدیلی کی ضرورت

خان محمد اعظم خاں نے اپنی افتتاحی تقریر میں انجینئروں کو بھی یہ مشورہ دیا کہ وہ آئندہ اپنے نقطہ نگاہ اور رویہ میں بنیادی تبدیلی پیدا کریں۔ آپ نے کہا کہ انجینئروں کو نہ صرف ٹیکنیکل علوم پر پورا عبور حاصل ہونا چاہیئے بلکہ انہیں دور جدید کے تقاضوں کے مطابق ملکی اور غیر ملکی معاشرتی۔ اقتصادی اور سیاسی حالات سے پوری آگاہی ہونی چاہیئے کیونکہ وہ صرف اسی صورت میں ملک کی معاشرتی ترقی میں عوام کی صحیح راہنمائی کر سکتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ جونیئر اور سینئر انجینئروں کو اپنے باہمی تعلقات افہام و تفہیم کی بنیاد پر قائم کرنے چاہئیں اور انہیں یہی سیکھنا چاہیئے کہ مزدوروں ٹھیکیداروں اور کاشت کاروں سے ان کے تعلقات صحت مند بنیاد پر قائم ہوں۔ ظاہر ہے کہ اس مقصد کے لئے انجینئروں کو عوام کے مسائل اور نقطہ نگاہ سے اچھی طرح آگاہ ہونا ضروری ہے۔ آپ نے کہا کہ انجینئروں کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ وہ عوام کو ان کے مسائل اچھی طرح سمجھائیں۔ ان سے پوری طرح تبادلہ خیالات کریں اور اپنے نظریات ان پر ٹھونسنے کی بجائے ترقیاتی کاموں میں ان کا پورا تعاون حاصل کریں۔ آپ نے کہا کہ اس مقصد کے لئے نیشنل انجینئرز اکیڈیمی کی تجویز بہت دیر سے زیر بحث ہے اور اب معلوم ہوا ہے کہ حکومت اس تجویز میں خاص دلچسپی لینے پر آمادہ ہے۔

توقع ہے کہ کارخانے کی تعمیر کا کام جلد شروع کر دیا جائے گا خان کی اس رائے سے اتفاق کیا۔ کہ بھاری صنعتوں کے قیام سے متعلق حکومت کی پالیسی پر نظر ثانی ہونی چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ اگرچہ مغربی پاکستان کے معدنی ذرائع کے استعمال کے لئے ہمارے پاس مطلوبہ ٹیکنیکل عملہ نہیں ہے تاہم اگر حکومت توجہ کرے۔ تو تعلیمی اداروں میں مائننگ انجینئرنگ، کیمیکل انجینئرنگ اور انڈسٹریل انجینئرنگ کے شعبوں کو وسعت دی جا سکتی ہے۔ آپ نے یقین ظاہر کیا۔ کہ ہمارے تجربہ کار انجینئر ملک میں بھاری صنعتوں کے قیام کے لئے مناسب تجاویز پیش کرتے رہیں گے۔ آپ نے کانگرس کے صدر کی اس رائے سے بھی اتفاق کیا۔ کہ ملک کے انجینئرنگ اداروں کے ترقیاتی منصوبوں کو انجینئرنگ کانگرس کے ارکان کے اجتماع میں زیر بحث لانا چاہیئے آپ نے کہا کہ اس مقصد کے لئے متعلقہ انجینئرز سال میں ایک سے زیادہ مرتبہ جمع ہو سکتے ہیں۔

اس سال مغربی پاکستان میں ضرورت کی نصف چینی بھی پیدا نہیں ہو سکی

گوجرانوالہ ۲۹ مارچ۔ مصدقہ اعداد و شمار سے معلوم ہوا ہے کہ اس سال مغربی پاکستان کے تمام کارخانوں میں صرف ۹۵ ہزار ٹن چینی تیار ہوئی ہے اس کے برعکس ۱۹۵۹-۶۰ء میں ۹۵ ہزار ٹن اور ۱۹۵۸-۵۹ء میں ایک لاکھ دس ہزار ٹن چینی تیار ہوئی تھی۔

یہ کمی اس حقیقت کے باوجود ہوئی ہے کہ گزشتہ سال کے دوران میں لائلپور اور منڈی محمد خان میں دو نئی فیکٹریوں نے کام شروع کر دیا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مغربی پاکستان میں عوام کی ضرورت کے لئے قریباً اڑھائی لاکھ ٹن چینی درکار ہے لیکن اس سال اس کے نصف سے بھی کم چینی تیار کی گئی ہے جو ملکی ضرورت پوری نہیں کر سکتی۔ بعض حلقوں نے اس کا واحد حل یہ قرار دیا ہے کہ چینی درآمد کی جائے پیداوار میں مسلسل کمی کی ایک وجہ یہ بھی بیان کی جاتی ہے کہ کاشتکار شوگر ملوں کے ہاتھ مقررہ نرخ پر گنا فروخت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں کیونکہ انہیں گڑ یا شکر بنانے میں زیادہ فائدہ ہوتا ہے راہوالی شوگر مل میں اس سال ۱۳ لاکھ من گنا بیلا گیا جس سے ۱۲۸۰۰ ٹن چینی تیار ہوئی ہے اور گنا مہیا نہ ہونے کی وجہ سے فیکٹری ۱۷ مارچ کو بند کر دی گئی ہے۔

"کشمیر برصغیر کا بنیادی مسئلہ ہے اور اسے حل ہونا چاہیئے" (بھٹو)

نیم ترقی یافتہ ملکوں میں بین الاقوامی امن اور سلامتی برقرار رکھنے پر زور

ڈھاکہ ۲۸ مارچ۔ ایندھن بجلی اور قدرتی وسائل کے وزیر مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے آج یہاں کہا کہ کشمیر کا مسئلہ اس برصغیر کا بنیادی مسئلہ ہے اور اسے حل ہونا چاہیئے۔ مسٹر بھٹو آج صبح ڈھاکہ یونیورسٹی میں اقوام متحدہ کے اس اہم کردار پر تقریر کر رہے تھے جو اسے ساری دنیا خصوصاً نیم ترقی یافتہ ملکوں میں بین الاقوامی امن اور سلامتی برقرار رکھنے کے لئے ادا کرنا ہے۔

مسٹر بھٹو نے مسئلہ کشمیر کے متعلق اقوام متحدہ کی منظور کردہ قراردادوں کا ذکر کیا اور کہا ہم نے اس مسئلے کے حل کے لئے عالمی ادارے کی تمام تجاویز منظور کر لیں لیکن آپ نے افسوس ظاہر کیا کہ اب تک ہمارے ہمسایہ ملک بھارت نے ان کا کوئی جواب نہیں دیا آپ نے کہا اس مسئلے کا حل کشمیریوں کو ان کا حق خود ارادیت دے کر ہی معلوم کیا جا سکتا ہے مسٹر بھٹو نے ان ملکوں کا ذکر کیا جنہوں نے حال ہی میں حق خود ارادیت کی بنیاد پر آزادی حاصل کی ہے اور کہا حق خود ارادیت ہی کشمیر کے مسئلے کا یقینی حل ہو سکتا ہے۔

مسٹر بھٹو نے اپنی تقریر میں بڑی طاقتوں پر زور دیا کہ وہ اسلحہ بندی کی دوڑ پر کثیر رقوم خرچ کرنے کی پالیسی ترک کر دیں اور یہ رقم پسماندہ ملکوں کی اقتصادی ترقی پر خرچ کریں۔

آپ نے کہا کچھ پسماندہ ملکوں کی موجودہ حالت کی وجہ یہ ہے کہ بڑی طاقتوں کو براہ راست یا بالواسطہ ان پر غلبہ اور حکمرانی حاصل رہی ہے اس وجہ سے ان ملکوں کے لوگوں میں ذہنی بے اطمینانی پیدا ہو گئی جس نے انہیں متحد کر دیا ہے۔

آزادی کا حق

مسٹر بھٹو نے اعلان کیا کہ بیسویں صدی میں کسی ملک کو دوسرے ملک پر حکم چلانے یا کہنے کا حق حاصل نہیں کہ بعض لوگ آزادی کے قابل نہیں ہر ایک کو خود ارادیت کا حق حاصل ہے آپ نے مزید کہا پاکستان اقوام متحدہ کے اندر اور باہر ان ملکوں کی سالمیت کے لئے ایک اہم کردار ادا کر رہا ہے۔

افرایشیائی ملکوں کے گروپ کے بارے میں مسٹر بھٹو نے کہا یہ ایک طاقتور بلاک ہے جو دنیا کی دو تہائی آبادی کی نمائندگی کرتا ہے ان ملکوں کے درمیان مکمل افہام و تفہیم پیدا ہو گئی ہے جس سے وہ بڑی طاقتوں کی طرف سے غلبہ پانے کی کسی بھی کوشش کو ناکام بنا سکتے ہیں ان ملکوں نے اس بات کا عزم کر رکھا ہے کہ وہ اب زیادہ عرصے تک بڑی طاقتوں کی غلامی برداشت نہیں کریں گے اور ایسی اقوام کو آزادی دلائیں گے جنہیں بڑی طاقتیں ابھی تک اپنے مقاصد کے لئے استعمال کر رہی ہیں مسٹر بھٹو نے کہا اس مقصد کے حصول کے لئے یہ ضروری ہے کہ افرایشیائی گروپ کے اندرونی جھگڑوں کو براہ راست یا اقوام متحدہ کے ذریعے سے حل کیا جائے تاکہ اس گروپ میں اتحاد کے رشتوں کو مزید مضبوط بنایا جائے۔

پلاٹوں کے ناجائز قابضوں سے زائد قیمت

لائلپور ۲۸ مارچ۔ چیف سیٹلمنٹ کمشنر پیر احسن الدین نے آج یہاں ایک بیان میں کہا ہے کہ حکومت نے متروکہ پلاٹوں کے ناجائز قابضوں سے مقررہ قیمتوں سے پچاس فیصد زائد رقم وصول کرنے کا فیصلہ کیا ہے انہوں نے لائلپور میں اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ جعلی دعاوی کا پتہ چلانے کے لئے حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ کلیمز آرگنائزیشن کا ریکارڈ سیٹلمنٹ آرگنائزیشن کو منتقل کر دیا جائے۔

محکمہ سیٹلمنٹ کے سربراہ نے کہا کہ زرعی اراضی پر آبادکاری کا کام قریب قریب مکمل ہو چکا ہے البتہ شہروں میں متروکہ املاک کے تصفیہ کے بعض معاملات کا ابھی فیصلہ نہیں ہوا لیکن انہوں نے امید ظاہر کی کہ شہری متروکہ املاک کے تصفیہ کا باقی ماندہ کام جلد ہی مکمل کر لیا جائے گا لائلپور میں سیٹلمنٹ کے کام کی رفتار کو تسلی بخش قرار دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس ضلع میں تمام دعویداروں کو عبوری منتقلی کے احکام جاری کئے جا چکے ہیں۔"

کراچی ایکسپریس کے حادثہ کی تحقیقات

حیدرآباد ۲۹ مارچ۔ پاک ویسٹرن ریلوے کے ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ کوٹڑی ریلوے سٹیشن پر کراچی ایکسپریس کے حادثہ کی تحقیقات ریلوے انسپکٹر مسٹر بی اے خان انتیس تیس اور اکتیس مارچ کو کوٹڑی ریلوے سٹیشن پر اور دو تین اور چار اپریل کو ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ کراچی کے دفتر میں صبح ساڑھے آٹھ بجے کریں گے پانچ اور چھ اپریل کو وہ پھر کوٹڑی ریلوے سٹیشن پر گواہوں کے بیانات قلمبند کریں گے۔"

درخواست دعا

میری لڑکی عطیہ بیگم ورم جگر سے بہت تکلیف میں ہے احباب جماعت اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمادیں

(حکیم عبدالرحمٰن شاہ محلہ دارالرحمت غربی ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۷

پاکستان ویسٹرن ریلوے ——— لاہور ڈویژن

اعلان

درج ذیل سٹیشنوں پر وینڈنگ کا ٹھیکہ پر کرنے کے لئے رجسٹری ڈاک سے درخواستیں مطلوب ہیں جو دفتر ہذا میں ۷ اپریل ۶۱ء تک پہنچ جانی چاہئیں درخواستیں ایسے سند یافتہ افراد یا فرمیں ارسال کریں جو درج ذیل شرائط پوری کر سکیں۔

(الف) وینڈنگ کا سابقہ تجربہ ہو یا کیٹرنگ کے کام سے وابستہ رہے ہوں۔

(ب) اس امر کا تسلی بخش ثبوت بہم پہنچائیں کہ ان کے پاس مسافروں کی مستعد سروس کے لئے مالی اور دیگر ذرائع موجود ہیں۔

(ج) اس امر کی ضمانت کہ وہ خود اپنے انتظامیہ کے ذریعہ کاروبار کریں گے اور محض نفع کمانے کی خاطر درمیانی واسطہ بن کر یہ ٹھیکہ کسی اور کے حوالے نہیں کریں گے۔

(د) ایسے ٹھیکیداران بھی جن کے پاس پاکستان ویسٹرن ریلوے کے کسی بھی سٹیشن پر وینڈنگ کیٹرنگ کا ٹھیکہ موجود ہو اس شرط پر اس ٹھیکہ کے لئے درخواست دے سکتے ہیں کہ اگر یہ ٹھیکہ انہیں دیدیا گیا تو وہ اپنے موجودہ ٹھیکہ سے دستبردار ہو جائیں گے

نوٹ:۔ درخواست اگر کسی فرم یا کمپنی کی جانب سے پیش کی جائے تو ایسی صورت میں یہ ضروری ہے کہ وہ فرم یا کمپنی رجسٹرار آف فرمز، پنجاب لاہور کے پاس رجسٹرڈ ہو۔ پارٹنرشپ ڈیڈ اے اور رجسٹریشن فارم سی، جاری کردہ رجسٹرار آف فرمز پنجاب لاہور کی مصدقہ نقول درخواست کے ساتھ ارسال کی جانی ضروری ہیں۔

۲۔ جو اشخاص اس ٹھیکہ کے لئے درخواست دیں انہیں چاہیئے کہ وہ اپنے والد کا نام بھی تحریر کریں اور شراکت کی صورت میں شرکاء کاروں کے والد کے نام تحریر کئے جائیں۔

۳۔ درخواستوں کے ساتھ سابق حالات اور چال چلن کی بابت مجسٹریٹ کی اس سند کی مصدقہ نقل ارسال کی جانی ضروری ہے۔

۴۔ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور کو حق حاصل ہے کہ وہ بلا وجہ بتائے کسی بھی یا تمام درخواستوں کو مسترد کر دیں۔

نمبر شمار	سٹیشن	اشیاء
۱	سانگلہ ہل	ریڑھی مشروبات، پھل مٹھائیاں اور سگریٹ
۲	راموالی	مشروبات اور سگریٹ
۳	لائل پور	ریفرشمنٹ روم (پاکستانی طرز)

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے ——— لاہور